سوال

(494) ہے اس ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ے 73 فرقوں کا ذکر کیا ہے؟

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے اور ہمیں فرقہ بندی سے بھی سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ کیا اہل حدیث ایک فرقہ نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ [۳/آل عمران:۱۰۳]

رسی سے مراد اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات و معمولات ہیں۔ جب تک امت ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھے گی، کبھی گمراہی سے دوچار نہیں ہوگی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوطی سے

قہ سازی، فرقہ پروری اور فرقہ پرستی سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور روشن دلائل آنے کے بعد آپس میں اختلاف کرنے لگے۔'' [۳/آل عمران:۱۰۵]

نیز فرمایا کہ ''جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے، ان سے آپ کو کوئی سروکار نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔'' [۶/الانعام:۱۶۰]

بہ میں ''لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں جو نفسانی خواہشات اور حصول اقتدار کی بنا پر مختلف گروہوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودی اکہتر (71) فرقوں میں اور نصاریٰ بہتر (72) گروہوں میں بٹ گئے۔ آخرکار میری امت تہتر (73) فرقوں

، حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر گمراہ فرقے کی بنیاد کوئی اختراعی عقیدہ یا خود ساختہ عمل ہوتا ہے۔ لہٰذا مسلمان کو اس بات کی تحقیق کر لینی چاہیے کہ اس کا کوئی عقیدہ یا عمل ایسا تو نہیں ہے جو عہد رسالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں پایا جاتا ہو۔ اگر کسی عقیدہ یا عمل کا ثبوت کتاب و سنت سے نہیں ملتا تو اسے سمجھ

، میں اختلاف اور تفرقہ، اس لئے نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی ابہام یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی الجھن ہے۔ جس کی لوگوں کو پوری طرح سمجھ نہیں آتی بلکہ اس کی اصل وجہ اپنا اپنا جھنڈا اونچا کرنے کی خواہش یا مال و جاہ کی طلب ہوتی ہے، پھر اس کے بعد باہمی ضد اور ایک دوسرے کو زک

ماعت اہل حدیث کے منہج اور طرز عمل میں فکر و عقیدہ اور عمل و کردار کے اعتبار سے کوئی کجی نہیں ہے، کیونکہ یہ لوگ اس دین کو تھامے ہوتے ہیں، جن پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل پیرا تھے ان کی شناختی علامت یہ ہے:

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفی برجان مسلم داشتن

، اہل حدیث کے عقیدہ و عمل کو درج ذیل حدیث کی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے احکام کو قائم رکھے گا۔ ان کی تکذیب کرنے والے یا انہیں رسوا کرنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی تو یہ لوگ احکام

، وہ اجنبی لوگ ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک باد دی ہے: ''کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے اس طریقہ کی اصلاح کرتے ہیں جسے مختلف لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا۔'' [ترمذی، الایمان:۲۶۳۰]

ماعت اہل حدیث کے افراد عملی کوتاہی کا شکار تو ہو سکتے ہیں لیکن من حیث الجماعت فکر و عمل کی کوتاہی سے محفوظ ہیں، باقی رہا اہل حدیث نام کا مسئلہ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ یہ ایک لقب ہے جو اصحاب الرائے اور روافض سے ممتاز ہونے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ اگرچہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ ''اس س

۔ [۹/التوبہ:۱۰۰]

آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی صفات کی وجہ سے مہاجر و انصار میں تقسیم فرما کر ان کی طرف منسوب کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ جس فرد یا جماعت میں کوئی خاص امتیازی وصف ہو تو مسلمین میں شمولیت کے باوجود ان صفات کی طرف ان کا انتساب کوئی معیوب چیز نہیں ہے اور نہ ہی اسے بدعت کہا جا س

''تم مسلمین کو ان کے ناموں کے ساتھ پکارا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام مسلمین، مؤمنین اور عباد اللہ رکھے ہیں۔'' [مسند امام احمد، ص:۱۳۰ج۴]

منے سر تسلیم خم کر دینے والے کو ''مسلم'' کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر نبی پر ایمان لانے والی قوم مسلم ہی تھی۔ اس اعتبار سے ہم بھی مسلم ہیں لیکن جب اس مسلم قوم میں بدعات کا رواج ہوا تو امتیازی طور پر انہیں اہل حدیث یا اصحاب الحدیث کہا جانے لگا۔ گویا مسلم ذاتی اور اہل حدیث ایک صفاتی نام ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث